خطبات خواجہ شمس الدین عظیمی

ACD 60

Track - 2

26:00

''کائنات علم کے علاوہ کیا ہے''

... اعوذ باللہ

... بسم اللہ

(سورہ کافرون کی تلاوت)

... بسم اللہ

ًان اللہ و ملایئکۃ یصلون علی النبی ... یا یھا الذین امنوا صلو علیہ وسلموا تسلیما

(درود ابراہیمی)

خواتین و حضرات ، یہاںموجود حاضرین ، میرے بچو، آپ سب یہاںجمع ہوئے۔ اور جمع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اللہ کے محبوب بندے،ہمارے آقا، ہمارے مولیٰ، محمد رسول اللہ ﷺ کی تقریب عید میلاد النبی کے سلسلے میں ہم نے ، ہمارے بچوں نے، ہمارے دوستوں نے جو گلہائے عقیدت پیش کئے ہیں، ان کی مدح سرائی کی جائے۔اور رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ پہ مختلف گوشوں سے جو پردہ کشائی کی گئی ہے اس کو دہرایا جائے۔دنیا کا ہر بالغ ، باشعور اور عقلمندآدمی اس بات سے واقف ہے کہ کوئی بھی نظام چلانے کے لئے دو ہستیوں کی ضرورت پیش آتی ہے۔ ایک ہستی وہ ہے جو نظام کو ترتیب کے ساتھ توازن کے ساتھ اس کے مختلف گوشوں کو سامنے رکھ کر ترتیب دیتا ہے۔ اور نظام بناتا ہے۔ دوسری ہستی وہ ہے جو نظام کو چلاتی ہے۔ مثلاً اس کی مثال یوں سمجھیں ایک فیکٹری ہے ، تو فیکٹری کی زمین کا انتخاب کرنا ، فیکٹری کے اوپر جو اخراجات ہیں ان کا تخمینہ لگانا، فزیبلٹی بنانا، زمین کے اوپر فیکٹری کا نقشہ کس طرح کا ہوگا، اس کے لئے تگ و دو کرنا، فیکٹری کے اندر مشینری کا فٹ کرنا، یہ بالکل الگ ایک شعبہ ہے۔ لیکن اس فیکٹری کو چلانا، ان مشینوں کو حرکت دینا، ان مشینوں کو چلانے کے لئے کارندے تلاش کرنا ، فیکٹری کے لئے

Raw material

جمع کرنا، یہ الگ ایک شعبہ ہے۔ جب تک دونوں شعبے کام نہیں کرتے فیکٹری نہیں چلتی، یہ ایسی مثال ہے کہ آپ اس مثا ل پہ جتنا بھی آپ سوچیں مثلاً اسکول ... میں نے کارخانہ کی مثال دی ایسے اسکول کی بھی یہی مثال ہے۔

ملک۔ ایک ملک بناتا ہے۔ دوسرے ملک کو چلاتے ہیں ۔ یہ ہمارے جناح صاحب نے
قائد اعظم نے یہ ملک بنایا۔ اب چلانے والے الگ ہیں،بنانے والے الگ تھے۔ بنانے والے
کی سرپرستی میں چلانے والے اس نظام کو چلاتے ہیں۔ تو اسی طرح اللہ تعالیٰ
نے یہ کائنات بنائی۔خود اللہ تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ میں فرمایا ... الحمد للہ رب
العالمین ... سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو عالمین کو بنانے والا ہے۔ جو
عالمین کو زندہ رکھنے کے لئے وسائل پیدا کرنے والا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے عالمین
بنایا۔ عالمین میں ایک عالم یہ دنیا بھی ہے۔ اب اس دنیا کو چلانے کے لئے
ہوا،پانی، آکسیجن، دھوپ، چاندنی، گندم، مکئی، گیہوں، جو بھی چیزیں ہمارے
ہاںاستعمال ہوتی ہیں ۔ اگر خالی زمین بنادی جاتی ۔ ایک عالم تشکیل دے دیا
جاتا اور یہاں زندگی کے آثار یا زندگی کے وسائل فراہم نہ ہوتے تو یہ عالم خود
بخود ختم ہوجاتا ۔ اللہ تعالیٰ نے پانی بنادیا۔ لیکن پانی کی تقسیم جب تک نہیں
ہوگی اس وقت تک پانی بے کار ہوگا۔تو اسی نظام کے تحت اللہ تعالیٰ نے کائنات
بنائی۔ خود کائنات کے خالق بنے۔ کائنات کو چلانے کے لئے جتنی وسائل کی
ضرورت تھی وہ تخلیق کئے۔ اور ان تمام وسائل کو تقسیم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ
نے اپنے محبوب بندے محمد رسول اللہ ﷺ کو پیدا کیا۔ اللہ تعالیٰ جب اپنا تذکرہ
کرتے ہیں ، کہتے ہیں ...الحمد للہ رب العالمین ... سب تعریفیں اس اللہ کے لئے
ہیجس نے عالمین بنائے۔ پیدا کئے۔ اور عالمین پیدا کرکے عالمین کو جتنے وسائل
کی ضرورت تھی ، وہ بھی پیدا کئے وہ بھی تخلیق کئے۔ رسول اللہ ﷺ کے بارے میں
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ...اما ارسلنکۂ الا رحمۃ للعالمین ... اے پیغمبر ﷺ! ہم نے آپ
کو رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ عالمین کے لئے۔ تاکہ عالمین کی جو زندگی ہے ، جو
رونق ہے وہ برقرار رہے۔ ایک گھر کی رونق جب ہی برقرار رہے گی جب اس
میں، گھر میں رہنے والے لوگ ہوں، گھر میں کمرے ہوں، کمروں میں آرام و
آسائش کا سامان ہو،رہنے والوں کے لئے خور د و نوش کا اہتمام ہو۔ کھانا پینا،
گرمی سردی کا انتظام ہو۔ اگر ایک گھر میں یہ سب چیزیں نہیں ہیں تو وہ گھر
ویران ہے۔ اس کو آپ گھر نہیں کہیں گے اس کو آپ ویرانہ کہیں گے۔ تو گھر
بھی اک چھوٹا ساعالم ہے۔ محلہ اس سے بڑا عالم ہے۔ شہر اس سے بڑا عالم
ہے۔ کائنات اس سے بڑا عالم ہے۔ نظام ایک ہی ہے سب کا۔تو کائنات کی تخلیق
جب ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے کائنات بنائی اور کائنات کی زندگی برقرار رکھنے کے
لئے وسائل پیدا کئے۔ اب ان وسائل میں فرشتے بھی ہیں۔جنات بھی ہیں ۔ گیسز
بھی ہیں۔ پانی بھی ہے۔ دریا۔ سمندر ۔ پہاڑ ۔ آبشاریں۔ جھرنے ۔ درخت۔ پھل
فروٹ۔ اجناس۔ جانور۔ نباتات۔ جمادات۔ انسان۔ حیوانات۔ اگر یہ سب نہیں
ہونگے تو دنیا میں رونق نہیں ہوگی۔ ان سب کو ایک ترتیب اور توازن کے ساتھ
قائم نہیں رکھا جائے گا تب بھی دنیا بے رونق ہوجائے گی۔ تو اب دو ہستیاں زیر
بحث آئیں۔اللہ تعالیٰ اس کائنات کو بنانے والے۔ اور رسول اللہ ﷺ اس کائنات کی
زندگی برقرار رکھنے کے لئے وسائل تقسیم کرنے والے ہیں۔ یہ جیسے ایک گھر ہے۔
اس میں گھر میں میاں ہے۔ ایک بیوی ہے۔ بیوی کا کام اپنا ہے۔ میاں کا کام اپنا

ہے۔ شوہر اور بیوی دونوں اگر نہ ملے ہوئے ہوں گھر کا کام نہیں چلتا۔ یا چلتا ہے؟ اسی طرح سے اللہ تعالیٰ نے ایک سسٹم بنایا۔ اور اس سسٹم میں دو ہستیاں سامنے آئیں ۔ ایک ہستی اللہ تعالیٰ اور دوسری ہستی اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے ، جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے سب سے زیادہ قربت عطا فرمائی ، محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ ہم رسول اللہ ﷺ پر ایمان رکھتے ہیں۔ کلمہ پڑھتے ہیں۔اور الحمد اللہ! ہمیںرسول اللہ ﷺ کی امت ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ جب ہم رسول اللہ ﷺ کا تذکرہ کرتے ہیں ، یا جب ہم رسول اللہ ﷺ کے مشن کی پیش رفت میں جدوجہد کرتے ہیں ، یا جب ہم رسول اللہ ﷺ کی عید میلاد النبی کے سلسلے میں اجتماعات کرتے ہیں تو دراصل ہم اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے قاسم کی مشن میں براہ راست تعاون کرتے ہیں۔ اور یہ اتنی بڑی فضیلت اور اتنی بڑی سعادت ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی اسے پسند فرماتے ہیں۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں… یحبھم کھحب اللہ … والذین امنوا اشدو حب للہ … ……۔ جب آپ نے رسول اللہ ﷺ کی محبت میں ایک قدم اٹھایا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف دس قدم بڑھا دیا۔ … یحبھم کھحب اللہ … والذین امنوا اشدو حب للہ ۔ میرے عزیز دوستو، میرے بچو، میری بچیو، ہمیں جو اعزاز حاصل ہے ، رسول اللہ ﷺ کے امتی ہونے کا،یہ بہت بڑی سعادت ہے۔چونکہ ہم حضور پاک ﷺ کے امتی ہیں۔ ہمارے دل میں رسول اللہ ﷺ کی محبت اور عقیدت ہے۔ اس محبت اور عقیدت کی بنیاد پر ہم جو بھی کام کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا ہزاروں گنا زیادہ اجر ہے۔ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک درود و سلام بھیجتے ہیں۔ تمام فرشتے خوشی مناتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں تو اس بندے سے جس نے درود و سلام بھیجا کائنات کے کروڑوں ، اربوں، سنکھوں فرشتے خوش ہوتے ہیں۔اور تعریف کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی ایک تعریف کے بعد کروڑوں تعریفیں فرشتے جب کرتے ہیں تو اس سے بڑی اور کیا سعادت ہوسکتی ہے۔ آپ نے بہت زیادہ خلوص سے، ایثار سے ، محبت سے اللہ کی چاہت میں ، اللہ کے محبوب بندے محمد رسول اللہ ﷺ کی عید میلاد النبی کی تقریب کے سلسلے میں جتنی بھی کوششیں کی ہیں۔ قابل صد مبارک باد ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی یہ خوشنودی کا ذریعہ ہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ کے لئے خوشنودی کا ذریعہ ہیں۔رسول اللہ ﷺ سے محبت کرنے والے اولیاء اللہ کے لئے خوشنودی کا ذریعہ ہیں۔ فرشتوں کے لئے خوشنودی کا ذریعہ ہیں۔ انشاء اللہ آئندہ بھی یہ سلسلہ جاری رہے گا۔میلاد النبی کا قیام سلسلہ عظیمیہ نے جو کیا اس کے پیچھے بھی یہی مقصد کارفرما ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات آسان طریقے سے گھر گھر پہنچادیا جائے۔گھر گھر پہنچانے کا آسان طریقہ یہی ہے کہ محلے محلے شہر شہر ایک ایسی جگہ کا انتخاب ہوجائے کہ جہاں سیرت طیبہ پر کتابیں ہوں۔جہاں قرآن فہمی پر کتابیں ہوں۔ اور جہاں اللہ، اللہ کے محبوب بندے اور اولیاء اللہ کے تذکرے کے اوپر کتابیں موجود ہوں۔ الحمد للہ ! اس سلسلے میں آپ سب کے تعاون سے۔ آپ سب کی محبت سے ۔ آپ سب کے

ایثار سے ۔ آپ سب کے خلوص سے ، اللہ نے کامیابی عطا کی۔ انشاء اللہ یہ
سلسلہ جاری رہے گا۔ اللہ کے ہاںمقبولیت کی علامت یہ ہے کہ جہاںبھی ہم نے
عظیمیہ سلسلہ قائم کیا ، عظیمیہ سلسلہ کے تحت لائبریری قائم کی۔ اللہ تعالیٰ
نے ہمیں کامیابی عطا کی۔اب یہ اتنے جگہ میلاد ہوگئے۔ ماشاء اللہ لوگوں نے
تعاون کیا۔ پیسے سے بھی تعاون کیا۔ وقت سے بھی تعاون کیا۔ یہ سب کامیابی
ہے۔ اور یہ کامیابی ہماری کوششوں کا نتیجہ تو ہے لیکن اس کوشش کو اللہ
تعالیٰ کے ہاں قبولیت ہوگی تو نتیجہ کامیاب ہوتا ہے۔ الحمد للہ! ہم سب لوگ
صاحب نصیب ہیںکہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندے محمد رسول اللہ ﷺ کے
مشن کو پھیلانے کے لئے ہمارا انتخاب ہوا۔ اب ہماری ذمہ داری ہے کہ اللہ تعالیٰ
نے ہمیں جو منتخب کیا ہے اپنے محبوب بندے محمد رسول اللہ ﷺ کے مشن کے لئے
اس میں ہم زیادہ سے زیادہ کوشش کریں۔ زیادہ سے زیادہ وقت دیں۔ مشن کو
پھیلائیں۔ جتنا مشن پھیلے گااللہ تعالیٰ سے قربت بڑھے گی۔ اور جتنی اللہ تعالیٰ
سے قربت بڑھے گی اللہ تعالیٰ سے دوستی نصیب ہوگی۔اور جب کوئی بندہ یا
بندی اللہ تعالیٰ کی دوستی میں آجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق ... الا
ان اولیاء اللہ لاخوف علیھم و لھم یحزنون ... پھر ایسے بندے کے اوپر سے، ایسی
خواتین کے اوپر سے خوف ختم ہوجاتا ہے۔ ان کی زندگی سے غم نکل جاتا ہے۔
ان کی زندگی میں سکون کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا۔ اور جب انہیں یہاں سکون
مل جاتاہے تو آخرت میں جنت ان کا انتظار کرتی ہے۔ اس لئے کہ جنت میں
خلفشار والے لوگ نہیں جائیں گے۔ جنت میں وہی لوگ جائیں گے جو پرسکون
ہیں۔جنت میں وہی لوگ جائیں گے جو خوش ہیں۔دیکھئے اللہ تعالیٰ نے قرآن
شریف میں حضرت آدم سے فرمایا ... تو اور تیری بیوی جنت میں رہو اور یہاں
سے خوش ہوکر کھاؤ پیوہو۔ شجر ممنوعہ کے بارے میں آپ سب کو پتہ ہے۔
شجر ممنوعہ کے قریب جب وہ چلے گئے۔ تو خوشی متاثر ہوگئی۔ احساس پیدا
ہوگیا ہے کہ ہم سے بھول ہوگئی ہے، غلطی ہوگئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس چیز
سے منع کیا تھا ہم اس سے باز نہیں رہ سکے ہیں۔ یہ غم کہ ہم سے اللہ تعالیٰ
کی بات کا جو ہمیں احترام کرنا چاہئے احترام پورا نہیں ہوا۔ اس با ت کا غم
ہوا۔ اور اس بات کا خوف ہوا کہ کہیں اللہ تعالیٰ ناخوش نہ ہوجائیں۔اس کا
نتیجہ یہ نکلا کہ آدم وحوا دونوں کو جنت چھوڑنا پڑی۔ جب تک آدم و حوا خوش
رہے۔ انہیں کوئی غم نہیں ہوا۔ انہیں کوئی خوف نہیں ہوا۔ سرزنش کاہے جنت
نے انہیں نہیں چھوڑا۔لیکن جیسے ہی ان کے اندر غم اور فکر اور خوف کے
احساسات پیدا ہوئے اب اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت نے ان کو رد کردیا۔ اورکہا
اھبطوا مصرا فان لکم ماسئلتم ...... علیہ و ذلة و مسکنة ... کہ اب تم جنت میں
رہنے کے قابل نہیں رہے۔ اب اس شہر سے اتر جاؤ۔ اور جب تک تم اس شہر
میں رہوگے تمہارے اوپر ذلت اور مسکنت کی مار پڑتی رہے گی۔ آپ یہ دیکھیں
اس دنیا میں سب کچھ ہونے کے باوجود ، بچے ہیں، شوہر ہے، والدین ہیں، گھر
ہے، آسائش و آرام کے سارے سامان موجود ہیں لیکن آدمی پریشان ہے۔ آدمی

خوف زدہ ہے۔ آدمی غمگین ہے۔ تو غم سے اگر نجات پانی ہے ۔ خوف سے اگر
دامن بچانا ہے تو اس کا ایک ہی طریقہ ہے کہ ہمیں جنت کی زندگی کو یاد
کرکے اس زندگی کو اپنانا ہے ۔ اور وہ زندگی کیا ہے خوش رہنا۔ کوئی انسان
غریب ہو، امیر ہو، تنگدست ہو، کسی کے حالات اچھے ہوں، خراب ہوں خوش
رہ سکتا ہے۔ اور خوش رہنے کا طریقہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی کا
مطالعہ کریں جس طرح رسول اللہ ﷺ نے زندگی گزاری اس طرح گزارتے چلے
جاؤ۔ رسول اللہ ﷺ نے جس بات کو ناپسند کیا اس سے باز رہنے کی کوشش کرو۔
بچنے کی کوشش کرو۔ عظیمیہ روحانی لائبریریاں ایک چھوٹی چھوٹی یونٹ ہیں۔
چھوٹے چھوٹے سینٹر ہیں۔ چھوٹے چھوٹے سمجھئے آرام گاہیں ہیں جہاں سے
خوشی ملتی ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ کی سیرت کے اوپر کوئی کتاب پڑھے گا جتنی
دیر پڑھے گا وہ پرسکون رہے گا۔ غم و پریشانی سے آزاد ہوجائے گا۔ اب جتنی
زیادہ عادت پڑ جائے گی رسول اللہ ﷺ کی طرز فکر کو اپنانے کی آدمی اتنے زیادہ
خوش ہوجائے گا۔ ہم جو یہ کام کر رہے ہیں ۔ ہم سب آپ بھی شامل ہیں ،
گھر گھر رسول اللہ ﷺ کا پیغام پہنچارہے ہیں وہ مشن یہ ہے کہ ہمیں جنت کی
زندگی کو خود بھی اپنانا ہے۔ اور جنت کی زندگی سے اپنے تمام بہن بھائیوں
کو ،کنبہ کو قبیلہ کو ، قوم کو متعارف کرانا ہے۔ یہی عظیمیہ روحانی لائبریری
کا منشاء و مقصد ہے۔ الحمد للہ ! جتنی اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی ۔ جتنی
اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہمت دی ۔ ہم سب کام میں لگے ہوئے ہیں۔انشاء اللہ ایک
دن ایسا آئے گاکہ ہم خود بھی جنت کی زندگی کے عادی ہوجائیں گے اور نوع
انسانی کو بھی ہم خوشی کی زندگی سے آشنا کردیں گے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کا
حامی و ناصر ہو۔ آپ سب حضرات نے بہت دیر انتظار کیا۔ آپ کو تھوڑی زحمت
ہوئی۔ اس کے لئے آپ سے معذرت۔ اور باقی سب آپ کا بہت بہت، بہت بہت
شکریہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خوش رکھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مستقبل کی خوشیاں
عطا کریں۔ جو لوگ صاحب اولاد ہیں اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو سعید بنائے۔ جو
والدین ابھی اپنی اولاد کے حقوق پورے نہیں کرسکے شادی بیاہ کے سلسلے میں
اللہ تعالیٰ انہیں ایسے وسائل عطا فرمائے کہ وہ اپنے فرائض سے سبکدوش
ہوجائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بچوں سے شفقت کرنے اور بڑوں کا احترام کرنے کی
توفیق عطا فرمائے۔ رسول اللہ ﷺ سے محبت اور عشق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ
ہمیں اسلامی ارکان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (درود ابراہیمی) ۔
ربنا ظلمنا انفسنا و ان لم تغفرلنا و ترحمنا لنا کوننا من الخاسرین ... رب اغفر و
رحم و انت خیر الراحمین ... رب اغفر و رحم و انت خیر الراحمین ... رب اغفر و
رحم و انت خیر الراحمین ۔ ربنا اتنا فی الدنیا حسنہ و فی الآخرۃ حسنة و قنا
عذاب النار۔ صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و الہ و اصحابہ اجمعین ...
برحمتک یا ارحم الراحمین ... ۔ اس مجلس کا جن بچوں نے اہتمام کیا ہے ،
مصروف رہے۔ جو بھی سارے نام بہ نام میں سب ان سے بڑا خوش ہوں۔ اللہ
تعالیٰ ان سب کو خوش رکھے۔ ان کو راحت و آرام عطا فرمائے۔رسول اللہ ﷺ کی

طرز فکر عطا فرمائ□□ اور حضور قلندر بابا اولیائ کی نسبت س□ ان ک□ اوپر روحانی فیض عام □و□ آمین ... یا رب العالمین □ السلام علیکم و رحمة الل□ و برکات□□